سُورَةُ الْمُمْتَحِنَة

3 - 7

لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۛۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۛۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ؕ وَ
اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۳﴾ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ وَ
الَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا
حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗۤ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ
اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ
الْمَصِيْرُ ﴿۴﴾ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ
اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۵﴾ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا
اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ع ﴿۶﴾

مطالعہ حدیث

- عن أبي أمامة الباهلي رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال

لَتُنْقَضَنَّ عُرَى الإِسْلامِ عُرْوَةً عُرْوَةً، فَكُلَّمَا انْتُقِضَتْ عُرْوَةٌ تَشَبَّثَ النَّاسُ بِالَّتِي تَلِيهَا ، فَأَوَّلُهُنَّ نَقْضًا الْحُكْمُ ، وَآخِرُهُنَّ الصَّلاةُ

أخرجه الإمام أحمد في مسنده والطبراني في المعجم وابن حبان في صحيحه

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (ایک وقت ایسا آئے گا (کہ اسلام کے شیرازے ایک ایک کرکے بکھرنا شروع ہوں گے تو جب کوئی شیرازہ بکھرے گا تو بجائے اس کو جوڑنے کے بقیہ شیرازوں پر لوگ قناعت کرلیں گے تو سب سے پہلے شیرازہ بکھرے گا حکومت عادلہ (خلافتِ راشدہ، حکومت الٰہیہ) کا شیرازہ ہوگا اور آخری بکھرنے والا شیرازہ نماز ہوگی

سورۃ الْمُمْتَحِنَة

سچے مومنوں کی اسلامی ریاست
سے وفاداری

آیات 1-7

اسلامی ریاست کی
خارجہ پالیسی

آیات 8-9

آیات 10-12

عورتوں کی شہریت کے قوانین
اور تبادلہ ٔ مہر

آیات 13

ریاست
سے وفاداری اور
کافروں سے قطع
تعلق کی ہدایت

لَنۡ تَنۡفَعَكُمۡ اَرۡحَامُكُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُكُمۡ

لَنۡ - ہرگز نہ | حرف نفی تاکید

تَنۡفَعَكُمۡ - تمہیں نفع دیں گے

اَرۡحَامُكُمۡ - تمہارے رحم کے رشتے - (تمہاری رشتہ داریاں)

- الرَّحم : بچہ دانی ، رحم کے واسطے سے رشتے ، رشتہ دار

وَلَاۤ - اور نہ

اَوۡلَادُكُمۡ - تمہاری اولادیں

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٣﴾

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ - قیامت کے دن

يَفْصِلُ - وہ فاصلہ (جدائی) ڈال دے گا

بَيْنَكُمْ - تمہارے درمیان

وَاللّٰهُ - اور اللہ

بِمَا - جو

تَعْمَلُوْنَ : تم کرتے ہو

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ③

- بَصِيْرٌ : دیکھنے والا
- مادہ : ب ص ر
- بصر: آنکھ کی بینائی اور دل کی نظر دونوں کے لیئے استعمال ہوتا ہے
- بصیرت : سوجھ بوجھ ۔ دانائی ۔ دل کی روشنی

لَنۡ تَنۡفَعَكُمۡ اَرۡحَامُكُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُكُمۡ ۛۚ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ۛۚ
يَفۡصِلُ بَيۡنَكُمۡ‌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ﴿۳﴾

ہرگز کام نہ آئیں گے تمہیں تمہارے رشتے اور نہ تمہاری
اولاد قیامت کے دن، تمہیں ان سے الگ کر دے گا اور
اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے

آیت 3 کے مباحث

- یاد رکھو !
  - اگر تم اپنے تعلقات کی پاسداری میں اللہ اور اسکے رسول ﷺ سے بے وفائی کروگے تو قیامت کے روز یہ رشتے تمہارے کام آنے والے نہیں۔
  - دینی تقاضوں کے مقابلے میں رشتوں ناطوں کو فوقیت دینا
  - اس حقیقت کو کھول کر قرآن میں کئی دفعہ بیان کیا گیا
  - کہ شاید تم اس حقیقت کو پالو اور اُس بڑے دن کے خسارے سے بچ جاؤ

یہ رشتہ و پیوند

- وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ۝١٠ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ۭ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِىِٕذٍۢ بِبَنِيْهِ ۝١١
- اور کوئی دوست کسی دوست کا پرساں نہ ہوگا (حالانکہ) وہ (ایک دوسرے کو) دکھائے جا رہے ہوں گے، مجرم آرزو کرے گا کہ کاش! اس دن کے عذاب (سے رہائی) کے بدلہ میں اپنے بیٹے دے دے
- وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ۝١٢ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـــْٔوِيْهِ ۝١٣ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۝١٤
- اور اپنی بیوی اور اپنا بھائی (دے ڈالے) اور اپنا (تمام) خاندان جو اُسے پناہ دیتا تھا اور جتنے لوگ بھی زمین میں ہیں، سب کے سب (اپنی ذات کے لئے بدلہ کر دے)، پھر یہ (فدیہ) اُسے (اللہ کے عذاب سے) بچالے

یہ رشتہ و پیوند

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ۙ﴿۳۴﴾

اُس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا

وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ۙ﴿۳۵﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ؕ﴿۳۶﴾

اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے (بھی) اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے (بھی)

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ؕ﴿۳۷﴾

اس دن ہر شخص کو ایسی (پریشان کن) حالت لاحق ہو گی جو اسے (ہر دوسرے سے) بے پروا کر دے گی

سُوْرَةُ عَبَسَ

یہ مال و دولتِ دنیا یہ رشتہ و پیوند

بتانِ وہم و گماں لا الہ الا اللہ

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيٓ إِبْرٰهِيمَ

قَدْ - بلاشبہ

كَانَتْ - ہے

لَكُمْ - تمھارے لیے

أُسْوَةٌ ایک نمونہ

أُسْوَةٌ: انسان کی وہ حالت جس میں وہ دوسرے کا متبع ہوتا ہے خواہ وہ حالت اچھی ہو یا بری

- مادہ: أ س و أُسْوَةٌ: نمونہ جو قابل پیروی ہو
- أُسْوَةٌ اور قُدْوَةٌ تقریباً ہم معنی الفاظ ہیں

حَسَنَةٌ - بہترین - حَسَن کی مؤنث - أُسْوَةٌ کی صفت

فِىٓ اِبۡرٰهِيۡمَ وَالَّذِيۡنَ مَعَهٗ ۚ اِذۡ قَالُوۡا لِقَوۡمِهِمۡ

فِىٓ اِبۡرٰهِيۡمَ - ابراہیمؑ میں

وَالَّذِيۡنَ - اور ان لوگوں میں

مَعَهٗ - (جو) اس کے ساتھ تھے

اِذۡ - جب

قَالُوۡا - کہا انہوں نے

لِقَوۡمِهِمۡ - اپنی قوم سے

اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَ مِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اِنَّا (اِنَّ + نَا) - بے شک ہم

بُرَآؤُا - بیزار ہیں

بَرَأَ يَبرأَ ، بَرْءًا

- مادہ : ب رأ بَرَأَ : کسی مکروہ یا تکلیف دہ چیز سے نجات حاصل کرنا
- بَرَّأَ : کسی مکروہ یا تکلیف دہ چیز سے نجات دینا ، بری کرنا
- بَرَاءَةٌ : بیزاری ، بائیکاٹ ، قطع تعلق — مصدر
- بَرِي - (جو بیزار ہو — اسم فاعل واحد) إِنِّي بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ
- بُرَآؤُ بَرِيٌّ کی جمع (اسم فاعل جمع) إِنَّا بُرَآءُ مِنْكُمْ
- اردو میں : بری ، بری الذمہ ، برأت ، بریت ، مبرا

اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَ مِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

مِنْكُمْ - تم سے

وَ مِمَّا (وَمِنْ مَا) - اور اُن سے جن کو

تَعْبُدُوْنَ - تم پوجتے ہو

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ - اللہ کے سوا

اردو میں : دُون (کم) ہمت ، بدون (بغیر)

- دُوْن دَاَنَ : کمزور ہونا ، خسیس ہونا
- ① بغیر ، علاوہ ، سواء ② اونچی چیز کے مقابلے میں پست ہونا
- ③ افضل چیز کے مقابلے میں حقیر یا گھٹیا ہونا

دُوْن جب سواء کے معنے دیتا ہے تو اس میں کمتری اور کمزوری کا پہلو پایا جاتا ہے

كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ

كَفَرْنَا - ہم نے کفر کیا

بِكُمْ - تم سے

وَبَدَا - اور ظاہر ہو گئی

- مادہ : ب د و بَدَا يَبْدُو : ظاہر ہونا، آباد ہونا
- کسی چیز کا نمایاں طور پر ظاہر ہو جانا
- وہ مقام جہاں کی سب چیزیں ظاہر ہوں بَدْوْ کہلاتا ہے
- صحرا اسی وجہ سے بَدْوْ یا بادیہ کہلاتا ہے
- بدو (صحرائی لوگ)، بادی النظر (ظاہری رائے میں)، بادیہ نشین

بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ

بَيْنَنَا - ہمارے درمیان

وَبَيْنَكُمُ - اور تمھارے درمیان

الْعَدَاوَةُ - عداوت

وَالْبَغْضَاءُ - اور دشمنی

اَبَدًا - ہمیشہ کے لیے

حَتّٰى - یہاں تک کہ

تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ - تم ایمان لے آؤ اللہ پر

- عَدَاوَة دشمنی کا پہلا درجہ -
- بُغْض دشمنی کا دوسرا درجہ -
- شَنَأَ دشمنی کا تیسرا درجہ

وَحۡدَهٗۤ اِلَّا قَوۡلَ اِبۡرٰهِيۡمَ لِاَبِيۡهِ لَاَسۡتَغۡفِرَنَّ لَكَ

وَحۡدَهٗۤ - وہ یکتا ہے

اِلَّا - سوائے

قَوۡلَ اِبۡرٰهِيۡمَ - قول ابراہیمؑ کے

لِاَبِيۡهِ - اپنے باپ سے

لَاَسۡتَغۡفِرَنَّ - میں ضرور استغفار کروں گا

- لام تاکید + مضارع تاکید + نون مشددہ (ثقیلہ)- انتہائی تاکید کا اسلوب

لَكَ - تیرے لیے

- مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَ لَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۳﴾
- نبی ﷺ کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں، زیبا نہیں ہے کہ مشرکوں کے لیے مغفرت کی دعا کریں، چاہے وہ ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں، جب کہ ان پر یہ بات کھل چکی ہے کہ وہ جہنم کے مستحق ہیں

وَ مَآ اَمۡلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنۡ شَيۡءٍ ؕ

وَ مَآ - اور نہیں

اَمۡلِكُ - اختیار رکھتا میں

- مادہ : م ل ک - اس مادے سے تین (3) معانی
- ① مُلک۔ سلطنت ② مَلک۔ بادشاہ ③ مِلک ۔ ملکیت (جمع اِملاک)

لَكَ - تیرے لیے

مِنَ اللّٰهِ - اللہ سے (بچانے کا)

مِنۡ شَيۡءٍ - کسی چیز کا

وَمَآ أَمۡلِكُ لَكَ مِنَ ٱللَّهِ مِن شَيۡءٖۖ

عَن أَبو هُرَيْرَةَ قَالَ .. قَال رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ،

اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ ، لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ،

يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ ، لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ،

يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ،

يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ ، لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ،

يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ ، سَلِينِي مَا شِئْتِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

اے قریش کی جماعت ! --- اپنی جانیں فروخت کرو (اللہ کے ہاں جنت کے بدلے) کیونکہ میں اللہ کے ہاں تمہارے معاملے میں اختیار نہ رکھوں گا

اے بنو عبد مناف ! میں تمہیں اللہ (کی پکڑ) سے ہر گز نہیں چھڑا سکوں گا۔

اے عباس بن عبد المطلب ! میں تجھے اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے ہر گز نہیں چھڑا سکوں گا۔

اے پھوپھی صفیہ (رضی اللہ عنھا) ! میں اللہ کے سامنے تمہارے کام نہ آوں گا۔

اے محمد ﷺ کی لخت جگر فاطمہ (رضی اللہ عنھا) ! میرے مال سے جو مانگنا چاہتی ہے مانگ لے ، میں اللہ کے ہاں تیرے کچھ بھی کام نہ آوں گا۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ

سورة الممتحنة

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝٤

رَبَّنَا - اے ہمارے رب

عَلَيْكَ - تجھ ہی پر

تَوَكَّلْنَا - ہم نے بھروسہ کیا

وَإِلَيْكَ = إِلَى + كَ - تیری ہی طرف

أَنَبْنَا - ہم نے رجوع کیا

- مادہ: ن و ب أَنَابَ - يُنِيبُ إِنَابَةٌ: رجوع کرنا، بار بار لوٹ کر آنا
- نوبة (نوبت) : باری، دفعہ، موقعہ

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ④

- نیابت : اپنی باری کسی کو دے دینا (قائم مقام بنانا)
- نائب : قائم مقام بننے والا
- نوّاب : نائبِ سلطان (نیابت کرنے والا) مبالغے کا صیغہ
- منیب : رجوع کرنا ، فرمانبردار

وَاِلَيْكَ - اور تیری ہی طرف

- الْمَصِيْرُ -
- صار : ① رجوع ② انجام
- مَصِیر : انجام ، حشر ، لوٹنے کی جگہ

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗ ج اِذْ

قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَ مِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ز

كَفَرْنَا بِكُمْ وَ بَدَا بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَ الْبَغْضَآءُ اَبَدًا

حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِیْمَ لِاَبِیْهِ

لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَ مَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ط

رَبَّنَا عَلَیْكَ تَوَكَّلْنَا وَ اِلَیْكَ اَنَبْنَا وَ اِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ۴

تم لوگوں کے لیے ابراہیمؑ اور اُس کے ساتھیوں میں ایک اچھا نمونہ ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے صاف کہہ دیا ”ہم تم سے اور تمہارے ان معبودوں سے جن کو تم خدا کو چھوڑ کر پُوجتے، ہو قطعی بیزار ہیں، ہم نے تم سے کفر کیا اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لیے عداوت ہو گئی اور بیر پڑ گیا جب تک تم اللہ واحد پر ایمان نہ لاؤ“ مگر ابراہیمؑ کا اپنے باپ سے یہ کہنا (اس سے مستثنیٰ ہے) کہ ”میں آپ کے لیے مغفرت کی درخواست ضرور کروں گا، اور اللہ سے آپ کے لیے کچھ حاصل کر لینا میرے بس میں نہیں ہے۔“ (اور ابراہیمؑ و اصحاب ابراہیمؑ کی دعا یہ تھی کہ) ”اے ہمارے ربّ تیرے ہی اوپر ہم نے بھروسا کیا اور تیری ہی طرف ہم نے رجوع کر لیا اور تیرے ہی حضور ہمیں پلٹنا ہے

آیت 4 کے مباحث

- حضرت حاطبؓ اور دوسرے مومنین کو خطاب کہ ابراہیمؑ کی اقتداء کریں۔ دین کے معاملہ میں اہل قرابت کے ساتھ انکا اُسوہ اختیار کریں
- سوائے اسکے جوانہوں نے اپنے مشرک باپ کیلیئے مغفرت کی دعا کرنے کا وعدہ کیا
- مگر جب اتمام حجت کے باوجود بھی باپ اور خاندان منکر حق بنے رہے تو آپ ان سے بالکل جدا ہوگیئے اور اعلانِ برات فرمایا
- عزیزوں اور رشتہ داروں سے اعلان براءت عام معنوں میں اعلان عداوت نہیں ہے۔ یہ داعی کی طرف سے اپنے یقین کا آخری اظہار ہے
- اس اعتبار سے اس میں بھی ایک دعوتی قدر شامل ہے
- آپؑ نے فرمایا میں اللہ سے التجا ہی کر سکتا ہوں کہ وہ تجھے ہدایت عطاء فرما کر تیری بخشش کا سامان فراہم کرے، لیکن اس کے سوا میرے اختیار میں کچھ نہیں

آیت 4 کے مباحث

- حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے وعدہ مغفرت کے ساتھ توحید کی اصل حقیقت بھی واضح فرمادی کہ مجھے جو اختیار حاصل ہے صرف اتنا ہی ہے کہ میں تمہارے لیے مغفرت کی دعا کروں رہا تمہارا بخشا جانا یا نہ بخشا جاتا تو یہ کلیتاً اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے۔ اس معاملے میں مجھے کوئی دخل نہیں ہے۔
- حضرت ابراہیم اور آپ کے ساتھیوں نے اپنی قوم سے قطع تعلق کرنے کے بعد اللہ عزوجل کی جناب میں عرض کی
- الٰہی ! ہم نے سارے سہارے ختم کردیے۔ ہمارا بھروسہ صرف تیری ذات پر ہے دنیا بھر سے منہ موڑ کر ہم نے اپنا رخ تیری طرف کرلیا ہے
- ہمیں یقین ہے کہ ہم نے ایک روز تیرے پاس لوٹ کر آنا ہے
- توکل کا مطلب ہے امکانی حد تک ظاہری اسباب ووسائل اختیار کرنے کے بعد معاملہ اللہ کے سپرد کردیا جائے

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا

رَبَّنَا - اے ہمارے رب

لَا - نہ

تَجْعَلْنَا - بنا تو ہم کو

فِتْنَةً - آزمائش

لِّلَّذِيْنَ - ان لوگوں کے لیے- (جنھوں نے)

كَفَرُوْا - کفر کیا

وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا - اور ہمارے قصوروں سے در گزر فرما اے ہمارے مالک

لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ⑤

اِنَّكَ بے شک تو

اَنْتَ ۔ تو

الْعَزِيْزُ ۔ زبردست (غالب)

- مادہ: ع ز ز عزَّ: قوت رکھنا ۔ غلبہ پانا ۔ شدت ہونا
- انسان کی وہ حالت جو اسے مغلوب ہونے سے محفوظ رکھے
- عزیز : غالب اور طاقتور

الْحَكِيْمُ ۔ حکمت والا ہے

رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا فِتۡنَةً لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَاغۡفِرۡ لَنَا رَبَّنَا ۚ
اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۵﴾

اے ہمارے رب، ہمیں کافروں کے لیے فتنہ نہ بنا دے۔ اور
اے ہمارے رب، ہمارے قصوروں سے درگزر فرما، بے
شک تو ہی زبردست اور دانا ہے۔

Our Lord ! Make us not a (test and) trial for the Unbelievers , but forgive us, our Lord! for you are the Exalted in Might, the Wise."

آیت 5 کے مباحث

کافروں کے لیے اہل ایمان کے فتنہ بننے کی ممکنہ صورتیں

1. کافران پر غالب آجائیں اور اپنے غلبہ کو اس بات کی دلیل قرار دیں کہ ہم حق پر ہیں اور اہل ایمان برسر باطل
2. اہل ایمان پر کافروں کا ظلم و ستم ان کی حد برداشت سے بڑھ جائے اور آخر کار وہ ان سے دب کر اپنے دین و اخلاق کا سودا کرنے پر اتر آئیں
3. دین حق کی نمائندگی کے مقام بلند پر فائز ہونے کے باوجود اہل ایمان اس اخلاقی فضیلت سے محروم ہو جائیں جو اس مقام کے شایان شان ہے اور دنیا کو ان کی سیرت و کردار میں بھی وہی عیوب نظر آئیں جو جاہلیت کے معاشرے میں عام طور پر پھیلے ہوئے ہوں

قرآن کے انتہائی جامع الفاظ فتنے کی تمام امکانی شکلوں کا احاطہ کیئے ہوئے

آیت 5 کے مباحث

- کفر اور اہل کفر سے مقاطعہ و تبری کے بعد کی دعا
- ایسا نہ ہونے پائے کہ یہ کافر ہم کو ہر طرح ستانے اور مصیبت میں ڈالنے پر قادر ہو جائیں
- جاے اللہ ! جتنی کوتاہیاں اور لغزشیں ہم سے تیرے ارشاد کی تعمیل میں ہو جائیں، تو ان سب کو معاف اور نظر انداز کرکے ہمیں اپنے دامن رحمت ہی سے وابستہ رکھیو
- یہ کامل تفویض کا کلمہ ہے تو ہر چیز پر غالب ہے جو چاہے کر سکتا ہے۔ کوئی تیرا ہاتھ نہیں پکڑ سکتا۔ ساتھ ہی تو حکیم بھی ہے۔ تیرا ہر کام حکمت پر مبنی ہوتا ہے اس وجہ سے ہم اپنا معاملہ کلیۃً تیرے حوالے کرتے ہیں۔ تو جو کرے گا اسی میں خیر اور اسی میں حکمت و مصلحت ہے۔

سورة الممتحنة

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ بیشک ہے تمہارے لئے

فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ - ان میں بہترین نمونہ (اِقتداء)

لِّمَنْ - ہر اس شخص کے لیے جو

كَانَ - ہو / ہے

يَرْجُوا اللهَ - امید وار اللہ کا

وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۚ ۶

وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ - اور روزِ آخر کا

وَمَنْ - اور جس نے

يَّتَوَلَّ - منہ موڑا

فَاِنَّ اللّٰهَ - تو بے شک اللہ تعالیٰ

هُوَ الْغَنِيُّ وہ ہے جو بے نیاز ہے

الْحَمِيْدُ - لائق حمد و ثنا ہے۔ - (اپنی ذات میں آپ محمود ہے)

لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡہِمۡ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنۡ کَانَ یَرۡجُوا اللّٰہَ وَ
الۡیَوۡمَ الۡاٰخِرَ ؕ وَ مَنۡ یَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الۡغَنِیُّ
الۡحَمِیۡدُ ٪ ﴿۶﴾

انہی لوگوں کے طرز عمل میں تمہارے لیے اور ہر اُس
شخص کے لیے اچھا نمونہ ہے جو اللہ اور روز آخر کا امیدوار
ہو اِس سے کوئی منحرف ہو تو اللہ بے نیاز اور اپنی ذات
میں آپ محمود ہے

آیت 6 کے مباحث

- عقیدۂ آخرت اصلاح احوال کی اصل اساس
- قیامت کے دن کا اعتقاد اور یقین سب سے اہم بنیاد ہے انسان کی اصلاح کی، کیونکہ جو اللہ کی نصرت و امداد کی امید رکھتا ہوگا اور آخرت کی پیشی اور وہاں کے حساب کتاب سے ڈرتا ہوگا وہی ایسی آزمائشوں میں پورا اتر سکتا ہے
- اللہ پاک کی شان بے نیازی اور اس کے ایک اہم تقاضے کا ذکر
- اسوہ ابراہیمی سے منہ موڑنے والوں کے لیے ایک تنبیہ و تذکیر۔ کہ اس طرح کے اعراض و روگردانی کا نقصان خود ایسے لوگوں کو ہوگا نہ کہ اللہ پاک کو
- اس کی خدائی اس کی محتاج نہیں کہ لوگ اسے خدا مانیں وہ اپنی ذات میں آپ محمود ہے اسکا محمود ہونا اس بات پر موقوف نہیں ہے کہ یہ اس کی حمد کریں

عَسَى اللهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ الَّذِيْنَ

عَسَى اللهُ - امید ہے کہ اللہ (قریب ہے کہ اللہ)

- عَسٰی : قریب ہے، شاید کہ ، اندیشہ ہے
- جب اللہ کے نام کے ساتھ ہو تو بمعنی امید (غالب امید کے لیئے)

اَنْ - یہ کہ

يَّجْعَلَ - (پیدا) کر دے

جَعَلَ يَجْعَلُ ، جَعْلاً بنانا

بَيْنَكُمْ - تمھارے درمیان

وَ بَيْنَ الَّذِيْنَ - اور ان لوگوں کے درمیان

سورۃ الممتحنۃ

عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ۭ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑦

عَادَيْتُمْ - تم عداوت رکھتے ہو

مِّنْهُمْ - ان سے

مَّوَدَّةً - دوستی

وَاللّٰهُ - اور اللہ

قَدِيْرٌ - بڑی قدرت والا ہے قُدْرَةٌ سے صفت مشبہ

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ - اور اللہ بڑا بخشنے والا ہے غُفْرَانٌ سے مبالغے کا صیغہ

رَّحِيْمٌ - نہایت مہربان رَحْمَةٌ سے صفت مشبہ

عَسَى اللّٰهُ اَنۡ يَّجۡعَلَ بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَ الَّذِيۡنَ عَادَيۡتُمۡ
مِّنۡهُمۡ مَّوَدَّةً ‌ؕ وَاللّٰهُ قَدِيۡرٌ‌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝۷

بعید نہیں کہ اللہ کبھی تمہارے اور اُن لوگوں کے درمیان
محبت ڈال دے جن سے آج تم نے دشمنی مول لی ہے۔ اللہ
بڑی قدرت رکھتا ہے اور وہ غفور ورحیم ہے

آیت 6 کے مباحث

- پچھلی آیات میں مسلمانوں کو اپنے کافر رشتہ داروں سے قطع تعلق کی جو تلقین کی گئی تھی اس پر سچے اہل ایمان اگرچہ بڑے صبر کے ساتھ عمل کر رہے تھے
- لیکن اپنے ماں باپ، بھائی بہنوں اور قریب ترین عزیزوں سے تعلق توڑ لینا کوئی آسان کام بھی نہ تھا
- یہاں اللہ تعالیٰ نے اِن کو تسلی دی کہ وہ وقت دور نہیں ہے جب تمہارے یہی رشتہ دار مسلمان ہو جائیں گے اور آج کی دشمنی کل پھر محبت میں تبدیل ہو جائے گی (ساتھ ساتھ ہجرت کا نفسیاتی پہلو بھی مد نظر رہے ......)
- ان آیات کے نزول کے چند ہی ہفتے بعد مکہ فتح ہو گیا، قریش کے لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہونے لگے اور مسلمانوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ جس چیز کی انہیں امید دلائی گئی تھی وہ کیسے پوری ہوئی